© rasailojaraid.com



## قرآن کا پڑھ کر بھول جانا

س: ایک حدیث میں قرآن پڑھ کر بھول جانے پر یہ وعید آئی ہے کہ ایسا شخص قیامت کے روز کٹے ہوئے ہاتھ کے ساتھ اُٹھے گا۔ کیا اس وعید کا اطلاق چند آیتوں یا ایک سورت بھول جانے پر بھی ہوتا ہے؟

ج: جس حدیث میں یہ بات آئی ہے وہاں اس سے وہ بھولنا مراد نہیں ہے جو نسیان کی وجہ سے ہو، بلکہ اس سے وہ بھولنا مراد ہے جو غفلت اور بے پروائی کی وجہ سے ہو۔ مثلاً ایک شخص کو قرآنِ مجید کی کچھ سورتیں اور نماز یاد کرائی گئی۔ بعد میں اس نے نماز بھی چھوڑ دی اور قرآن بھی چھوڑ دیا۔ پھر اُسے کبھی اس بات کا خیال تک نہ آیا کہ قرآن پڑھے۔ رفتہ رفتہ سب کچھ بھول گیا۔ یہاں تک کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ بھی یاد نہ رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کو متعدد ایسے لوگ ملیں گے کہ اگر انھیں فی الواقع نماز پڑھنے کے لیے کھڑا کر دیا جائے تو بچارے گرفتارِ بلا ہو جاتے ہیں۔ نہ تو انھیں سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے اور نہ سورۂ اخلاص۔ یہاں تک کہ انھیں یہ بھی یاد نہیں ہوتا کہ نماز کی ترتیب کیا ہوتی ہے اور اس میں کیا کچھ پڑھا جاتا ہے۔ دراصل یہ وہ بھولنا ہے جس پر مذکورہ حدیث میں وعید بیان ہوئی ہے۔ (ا-م، ایضاً، ص ۹۹)

## ذہنی یکسوئی

س: یک سوئی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟ میں نماز پڑھتا ہوں یا مطالعہ کرتا ہوں تو ذہن کو یکسوئی سے محروم پاتا ہوں۔ یہ مقصد کس طرح حاصل کروں؟

ج: اس مقصد کے لیے اپنی قوتِ ارادی سے کام لیجیے۔ بار بار شکست ہو تو بار بار کوشش کیجیے لیکن ہمت نہ ہاریئے اور نہ جدوجہد کو ترک کیجیے۔ نماز پڑھیں تو یہ سمجھ کر پڑھیں کہ آپ محض چند رَٹے ہوئے الفاظ نہیں دُہرا رہے ہیں بلکہ اپنے خالق کے حضور کھڑے ہیں اور اس سے کچھ کہہ رہے ہیں۔ اسی طرح آپ مطالعہ کریں تو وہ متفرق موضوعات کا اور متفرق قسم کا مطالعہ نہیں ہونا چاہیے۔ آپ systematic مطالعہ کریں اور اپنے مقصدِ حیات کو متعین کر کے مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ آپ یکسوئی کی نعمت حاصل کرلیں گے۔ (ا-م، ایضاً، ص ۱۶۰)

© rasailojaraid.com